ایم۔ ایم۔ عالم: شاہین کی موت

تحریر: سہیل احمد لون

جدید دور میں کمپیوٹر کی تحقیق کے شعبہ میں معاونت اور اجارہ داری سے کسی کو کوئی انکار نہیں مگر ہمارے ملک کے تمام حقائق، مسائل، حالات و واقعات کے اعداد و شمار اگر کمپیوٹر کو بتا کر اس کا حل تجویز کرنے کا کہا جائے تو اس کا شاید ایک ہی جواب آئے۔ بھئی! یہ ملک اب تک کیسے چل رہا تھا؟ میں نے بدترین دہریوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ''یقیناً کوئی ایسی مخفی طاقت ہے جو اتنے خراب حالات اور ناقص حکمرانی کے باوجود ملکی نظام چلائے جا رہی ہے''۔ واقعی ہی یہ اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی ہے کہ ہم بے شمار اندرونی و بیرونی ملک دشمن عناصر کی تمام تر کامیاب کوششوں کے باوجود بہتری کی امید لگائے آج بھی قائم و دائم ہیں۔ ہم میں آج بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جن کے جذبہ ایمانی کی طفیل ہم آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں۔ یہ ایک کڑوی حقیقت ہے کہ ہمارے بیشتر ادارے عوامی امنگوں پر آج تک پورے نہیں اترے لیکن ہماری مسلح افواج ایک ایسا ادارہ ہے جو ہمیشہ بہتری کی راہ پر گامزن رہا ہے اور عوام اس پر فخر کر سکتی ہے۔ پاک فوج کے افسروں اور جوانوں نے ملکی سالمیت اور دفاع کی خاطر بعض اوقات ایسے کارنامے انجام دیے ہیں جن کو انسانی عقل معجزے کا نام دیتی ہے۔ اگر انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے ایسے معجزات صرف اس وقت رونما ہوتے ہیں جب ایمان کا جذبہ کسی لالچ کا محتاج نہ ہو، جب زمینی خدا بننے والوں کے آگے سجدہ ریز ہونے کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرنے کا حوصلہ ہو۔ یوں تو مسلح افواج میں ایسے کارنامے انجام دینے والوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ مگر جو کارنامہ شاہین پاکستان اسکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے 1965ء کی جنگ کے دوران سرانجام دیا وہ شاید آج تک دنیا کے کسی بھی پائلٹ کو نصیب نہیں ہوا۔ پاک فضائیہ کے پائلٹ اپنی غیر معمولی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کی وجہ سے بہت مقبول ہیں ہمارے ملک میں افسر شاہی کا دور ہے جہاں نچلے طبقے سے کام لے کر کامیابی کا تاج وڈے افسروں کے حصے میں آتا ہے مگر پاک فضائیہ کے لڑاکا پائلٹ کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نبٹنے کے لیے 3 منٹ میں فضاء کا سینہ چیرتے نظر آتے ہیں۔ یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاک فضائیہ میں پائلٹ یعنی افسر ہی فرنٹ سے لیڈ کرتے ہیں۔ پاکستان ایئر فورس اکیڈمی رسالپور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ واحد مسلح افواج کی اکیڈمی ہے جہاں قائداعظم نے دورہ کیا تھا۔ وہاں پر خطاب کے دوران قائداعظم نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی ملک مضبوط فضائیہ کے بغیر بیرونی جارحیت کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے ملک کا دفاع مضبوط کرنے کے لیے ایسی ایئر فورس بنانی ہوگی جس کا کوئی ثانی نہ ہو۔ شاعر مشرق نے بھی شاہینوں کا جو خواب دیکھا تھا اس کا عملی ثبوت پاک فضائیہ کے جانباز پائلٹ ہیں۔ جن کی پیشہ وارانہ مہارت کئی بار دنیا کو حیران کر چکی ہے 1983ء میں جب F16 کی پہلی کھیپ پاکستان آئی تو F16 کے موجد اس بار پر حیران تھے کہ پاکستانی شاہین اتنے کم عرصے کی تربیت کے بعد کیسے کامیابی سے F16 اڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ پاکستانی ہوابازوں میں کم سن پائلٹ آفیسر راشد منہاس، اسکواڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی، اسکواڈرن لیڈر منیر احمد، اسکورڈن لیڈر علاؤالدین، اسکوارڈن لیڈر اقبال، اسکواڈرن لیڈر بدر اسلام، اسوارڈن لیڈر اطہر بخاری، اسکورڈن لیڈر عبدالحمید قادری، ونگ کمانڈر عبدالرزاق، فلائٹ لیفٹیننٹ خالد محمود، فلائٹ لیفٹیننٹ محمد

یونس وغیرہ ایسے ہواباز ہیں جنہوں ملکی دفاع اور سالمیت کی خاطر جام شہادت نوش کیا۔مگر جو کارنامہ اسکوارڈن لیڈر ایم ایم عالم نے انجام دیا وہ ایسا عالمی ریکارڈ ہے جسے شاید کوئی مائی کا لعل توڑنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔اسکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے 1965ء کی جنگ میں اسکوارڈن 11 کی نمائندگی کرتے ہوئے جب بھی سرگودھا بیس سے اڑان بھری دشمن کو گھائل کر کے ہی مشن سے واپس لوٹے مگر 7 ستمبر کو انہوں نے جب ایک منٹ سے کم عرصے میں اپنے سے بہتر ٹیکنالوجی والے 5 لڑاکا طیاروں کو مار گرایا جن میں سے 4 جہاز صرف تیس سیکنڈ میں ایم ایم عالم کے غضب کا نشانہ بنے۔اسکوارڈن لیڈر ایم ایم عالم کی پیشہ ورانہ مہارت، شجاعت اور بہادری کا اندازہ اسی سے لگا سکتے ہیں کہ جس طیارے سے انہوں نے یہ عالمی ریکارڈ بنایا وہ F86 جہاز دوسری عالمی جنگ کے بعد ترقی یافتہ ممالک نے استعمال کرنا بند کر دیے تھے اس کے علاوہ اکثر ممالک میں 1965ء تک یہ جہاز گراؤنڈ کر دیے گئے تھے۔یہ کہا جاتا ہے کہ Its not a Gun its Man behind the Gun تو اسی طرح اس ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کمال جہاز کا نہیں بلکہ اس کو اڑانے والے ہواباز کا ہے۔جو ایمان کے جذبے سے سرشار تھا۔اسکوارڈن لیڈر ایم ایم عالم کے اس تاریخی مشن کے بعد بھارتی فضائیہ میں ایم ایم عالم کے نام کا وہی رعب تھا جو کبھی گوروں کے لیے ٹیپو سلطان یا صلیبیوں کے لیے سلطان صلاح الدین ایوبی کا تھا۔ایم ایم عالم نے 1960ء پاک فضائیہ میں کمیشن حاصل کیا۔1982ء میں ائیر کموڈور کے عہدے پر ریٹائرڈ ہوئے۔ایم ایم عالم نے افغانستان میں سوویت جنگ میں بھی حصہ لیا، آپ کو ستارہ جرات سے نوازہ گیا۔ 1971ء کی جنگ میں ان کو کسی مشن پر نہ بھیجا گیا، ان کی وفاداری پر محض اس وجہ سے شک کیا گیا کہ وہ بہاری تھے۔شاید اسی وجہ سے ان کو چیف آف ائیر سٹاف کے عہدے تک نہ آنے دیا گیا۔ائیر کموڈور (ر) محمد محمود عالم نے 13 مارچ 2013ء کو کراچی میں وفات پر کر وطن کی مٹی میں دفن ہو کر وطن سے محبت اور وفاداری کا ثبوت فراہم کر دیا۔شاہین پاکستان کی وفات پر سیاسی قائدین کا افسوس کا بیان دینا ایک رسمی اور سیاسی کارروائی لگا کیونکہ جب تک ایم ایم عالم کا سانس چلتا رہا کوئی ان کا حال پوچھنے نہ گیا۔سوشل میڈیا میں ان کی علالت کا ذکر ہوتا رہا مگر ہمارے میڈیا کی نظر میں شاید ہالیووڈ اور بالی ووڈ کے علاوہ کوئی اور ہیرو نہیں۔ حالانکہ وہ اداکار صرف پیسے کے لیے جھوٹ موٹ کی ایکٹنگ کر رہے ہوتے ہیں جو کسی بھی خطرناک شارٹ کے لیے سٹنٹ مین کا استعمال کرتے ہیں ۔راجیش کھنہ یا یش چوپڑا کی وفات پر میڈیا کوریج کا اگر ایم ایم عالم کی وفات سے موازنہ کیا جائے تو میڈیا کے کردار پر شرم آتی ہے۔میڈیا مالکان تو ایسے لوگ ہیں جنہوں نے صرف پیسے بنانے کے لیے نجکاری کی ہے مگر سرکاری سطح پر بھی کبھی اس عظیم ہیرو کو عوام کے سامنے نہیں لایا گیا۔گزشتہ دنوں سکائی سپورٹس چینل پر برطانوی ریٹائرڈ ٹیسٹ کرکٹر مائیکل آرتھرٹن بھارت میں میچ پر کمنٹری کے دوران کہہ رہا تھا کہ اس نے لوگوں کو بھارتی سابق کپتان کرکٹر سنیل گواسکر کے قدموں کو بوسہ دیتے دیکھا جس کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔اسی طرح کے جذبات سچن ٹنڈلکر کے لیے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ بھارتی عوام اس لیے ان کو پوجنا شروع ہوگئی ہے کیونکہ انہوں نے اپنے ملک کی خاطر ریکارڈ بنائے ہیں۔کیا اسکوارڈن لیڈر ایم ایم عالم نے وطن عزیز کے لیے عالمی ریکارڈ نہیں بنایا؟ مانا کہ ہمارے دین میں انسان کی پوجا نہیں کی جاتی مگر کیا ہمارے عظیم ہیروز کو ان کی زندگی میں وہ مقام دیا جاتا ہے جس کے وہ مستحق ہیں؟ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں میڈیا کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ صرف منفی پہلو ہی عوام کے سامنے نہ لائیں بلکہ وطن عزیز کے مثبت پہلو بھی دکھائیں۔خبرنامے میں ملک کی تباہی و بربادی کے

مناظر وواقعات دکھائے جاتے ہیں مگر جب بات انٹرٹینمنٹ کی آئے تو بالی ووڈ یا ہالی ووڈ کی خبر چلادی جاتی ہے۔ ہمارے قومی ہیروز ہر شعبہ میں پائے جاتے ہیں۔ کاش! میڈیا ان کے کارناموں کی بھی تشہیر کرے۔ قومی ہیرو صرف قوم کا ہیرو ہوتا ہے چاہے اس کا تعلق کسی مذہب، فرقے، نسل یا قبیلے سے بھی ہو۔ ان کی قدر کرنا بھی قومی فریضہ ہے کیونکہ عام لوگ تو روزانہ ہی پیدا ہوتے ہیں مگر ایسے لوگوں کے لیے خواجہ جمشید امام نے کہا تھا

جس سے روشن تھیں شہر کی گلیاں

اک دیا تھا سو اب نہیں جلتا

ایم۔ ایم عالم کی موت ایک ایسے شاہین کی موت ہے جس نے برسوں آسمان کو ورطہ حیرت میں مبتلا رکھا۔